خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 15 اگست 2025 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی مبارک سیرت کا ذکر جاری رکھتے ہوئے فتح مکہ کے بعد عرب کے تین بڑے بتوں کو مسمار کرنے اور ان کے بعد کے حالات کا ذکر فرمایا۔

ایک سریہ حضرت سعد بن زید اشہلی کی قیادت میں ۸ ہجری میں مناۃ کی جانب بھیجا کہ اس بت کو توڑا جائے۔ یہ بت بحیرہ احمر کے کنارے قُدید میں تھا۔ جب حضرت سعد قدید پہنچے اور بت کو تباہ کرنے کے لیے آگے بڑھے، تو ابتدا میں مقامی لوگوں کی جانب سے مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ آخر کار حضرت سعد اور ان کے ساتھی بت کی طرف بڑھے اور اسے تباہ کر دیا، جس کے بعد وہ واپس آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بعض روایات میں ابوسفیان بن حرب اور حضرت علی کے نام بھی ملتے ہیں۔

اسی طرح ۱۳۰ افراد پر مشتمل ایک سریہ حضرت خالد بن ولید کی قیادت میں نخلہ کی طرف بھیجا گیا تا وہاں پر موجود عزیٰ نامی بت کو توڑا جائے۔ اس کے مجاور کو جب حضرت خالد کے آنے کا علم ہوا تو وہ بت پر تلوار لٹکا کر خود پہاڑ پر چڑھ گیا کہ وہ بت حضرت خالد کا مقابلہ کرے، حضرت خالد نے وہ گھر جس میں عزیٰ تھا اس کو مسمار کر دیا اور واپس لوٹ گئے۔ واپسی پر جب آنحضرت م ﷺ کی خدمت میں رپورٹ پیش کی تو آپ ﷺ نے حضرت خالد کو پھر سے بھیجا کہ وہ دوبارہ جائیں اور اس بت کو توڑیں۔

رمضان ۸ ہجری میں ہی رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص کے ساتھ کچھ ساتھیوں کو سواع نامی بت کو توڑنے کی غرض سے بنو ہذیل کی جانب بھیجا، اس بت کی شکل ایک عورت کی تھی لوگ اس کا طواف بھی کرتے تھے۔ حضرت عمرو نے آگے بڑھ کر اس بت کو توڑ دیا، یہ سب دیکھ کر اس بت کا مجاور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

عرب کے یہ سب بت حضرت نوح کی نسل کے نیک لوگ تھے جن کے بت بنا کر بعد میں لوگوں نے پوجنا شروع کر دیا۔

عزیٰ بت کے انہدام کے بعد آنحضرت ﷺ نے حضرت خالد بن ولید کو بنو جزیمہ کی جانب بھیجا کہ انہیں اسلام کی دعوت دیں اور ہدایت فرمائی کہ ان سے جنگ نہیں کرنی۔ حضرت خالد ۳۵۰ افراد کے ہمراہ روانہ ہوئے، وہاں کے لوگ ہتھیار اُٹھائے تیار تھے، حضرت خالد نے انہیں ہتھیار پھینکنے کا کہا۔ جب انہوں نے ہتھیار پھینک دیئے تو بعد میں انہیں قید کر لیا گیا۔ ایک اور روایت کے مطابق جب حضرت خالد نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنا دین چھوڑتے ہیں۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بظاہر یہ لوگ مسلمان لگتے تھے لیکن کچھ لوگوں نے اسلام کا اظہار نہ کیا ان کے دلوں میں عرب سے قدیم دشمنی کے آثار باقی تھے۔ بہر حال حضرت خالد ان سے مطمئن نہ تھے اور انہوں نے ان قیدیوں کو قتل کرنے کا فتویٰ دیدیا۔ بعض لوگوں نے اپنے قیدیوں کو قتل کر دیا لیکن مہاجرین اور انصار نے حضرت خالد کی بات سے اتفاق نہیں کیا۔ ایک آزاد کردہ قیدی مکہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گیا اور سارا واقعہ سنایا، آپ ﷺ نے حضرت خالد سے ناراضگی اور ان کے اس فعل سے بیزاری کا اظہار فرمایا اور حضرت علی کو ان مقتولین کی دیت دینے کیلئے بنو جزیمہ کی جانب روانہ فرمایا۔

حضرت خالد بن ولید کی کوئی بدنیتی نہ تھی ہاں ان سے اجتہادی غلطی ہوئی جس کے باعث آپ ﷺ نے ان نے ان سے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور دیت دینے کا فیصلہ فرمایا۔ لیکن بعد کی تحقیق سے جب معلوم ہو گیا کہ یہ واقعہ غلط فہمی کی بنا پر ہوا اور حضرت خالد کے معافی مانگنے پر انہیں معاف کر دیا گیا اور حضرت خالد بعد میں ہونے والی جنگوں میں شامل ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے فتح مکہ کے بعد بت پرستی کو ختم کرنے اور اسلام کی دعوت کی غرض سے سرایا بھیجے، اور سبھی کو جنگ سے بچنے کی تلقین فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے باقی غزوات اور سرایا کا ذکر انشاء اللہ آئندہ ہو گا۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۞عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ۞اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞